سوال

کیا کسی مسلمان عورت کےلیے غیر اسلامی عدالتوں کے ذریعہ طلاق حاصل کرنے کی کوشش کرنا جائز ہے، کیونکہ عورت کو اسلامی طور پر بالفعل طلاق دی جا چکی ہے اور وہ اپنی عدت پوری کر رہی ہے، تو کیا وہ دوبارہ عدالت کے ذریعہ طلاق حاصل کر سکتی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ جب عورت کو شرعی طور پر طلاق ہو چکی ہو اور وہ اسے سول کورٹ یعنی غیر شرعی عدالت سے توثیق کرانا چاہے اور اس کے ملک اور علاقے میں شرعی عدالت نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے؛ کیونکہ طلاق کی توثیق کے نتیجہ میں عورت کے حقوق کا ثبوت ملتا ہے، اور آئندہ مستقبل میں نزاع اور جھگڑے سے نجات حاصل ہوگی اور وہ دوسری شادی بھی کر سکے گی، اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک مصلحتیں پائی جاتی ہیں

فقہاء شریعت کمپلیکس امریکہ کی دوسری کانفرنس جو کوپن ہیگن ڈنمارک میں رابطہ عالم اسلامی کے تحت 4-7 جمادی الاول 1425ھ الموافق 22-25 جون 2004 میلادی میں منعقد ہوئی اس کا اختتامی بیان یہ تھا :

جب مرد اپنی بیوی کو شرعی طلاق دے دے تو اس کےلیے ان غیر شرعی عدالتوں سے طلاق توثیق کرانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب خاوند اور بیوی کا طلاق کے متعلق آپس میں جھگڑا اور تنازع ہو تو پھر شرعی عدالت نہ ہونے کی صورت میں قانونی کاروائی پوری کرنے کے بعد اسلامی مراکز شرعی عدالت کے قائم مقام ہونگے

اور شادی کو ختم کرنے کےلیے صرف یہ قانونی کاروائی مکمل کرنے سے ہی شرعی طور پر شادی ختم نہیں ہوگی " انتہی

مزید فائدہ کےلیے آپ سوال نمبر (127179) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

142953